4713CH21

# خواجہ قُطب الدّین بختیار کاکیؒ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ چشتیہ سلسلے کے کامل درویش تھے۔آپ کے والد سیّد کمال الدینؒ بغداد کے گاؤں ''اوش'' کے رہنے والے تھے۔ان کی والدہ بڑی نیک خاتون تھیں۔دن رات عبادت میں مشغول رہتیں۔ جب کبھی قرآن شریف کی تِلاوت فرماتیں تو خواجہ بختیار کاکیؒ کو اپنے قریب بِٹھا لیتیں۔

© NCERT not to be republished

وہ ابھی صرف ڈھائی سال کے تھے کہ اُن کے والد کا انتقال ہوگیا۔ والدہ نے اپنی خاص نگرانی میں اُن کی تربیت کی۔ جب وہ چار سال کے ہوئے تو والدہ نے پڑھنے کے لیے اُن کو خواجہ معین الدین چشتیؒ کے پاس بھیج دیا، جو ان دنوں اوش میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اُن کو درس دینا شروع کیا تو غیب سے ایک آواز آئی، ''اے خواجہ! کچھ دیر ٹھہر جاؤ، قاضی حمیدالدین ناگوریؒ آتے ہیں، وہی بختیار کا کیؒ کو پڑھائیں گے۔''

خُدا کے حکم سے کچھ ہی دیر بعد وہاں قاضی حمیدالدین ناگوریؒ تشریف لائے۔ بختیار کا کیؒ سے پوچھا کیا پڑھو گے؟ اس پر بختیار کا کیؒ نے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ کر سنائی۔ وہ بختیار کا کیؒ کی زبان سے قرآن شریف کی آیت سُن کر حیران رہ گئے کہ چار برس کا یہ بچّہ چھوٹی سی عمر میں اس طرح کی آیت پڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا اُستاد نے پوچھا، ''تم نے قرآن شریف کس سے پڑھا؟''، آپ نے کہا میری والدہ کو آدھا قرآن شریف یاد ہے انھیں سُنتے سُنتے مجھے بھی یاد ہوگیا۔ یہ جاننے کے بعد قاضی حمیدالدین ناگوریؒ نے اُنھیں بہت جلد باقی قرآن شریف بھی حفظ کرادیا۔

جب قطبؒ صاحب کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو والدہ نے ملازم کے ساتھ انھیں محلّے کے مکتب میں بھیجا۔ مکتب جاتے ہوئے راستے میں ایک بزرگ ملے۔ انھوں نے نوکر سے پوچھا، ''اس بچّے کو کہاں لیے جارہے ہو؟'' نوکر نے کہا کہ محلے کے اُستاد کے پاس لے جارہا ہوں۔ تب بزرگ نے کہا کہ بچے کو مدرسہ لے جانے کے بجائے مولانا ابوحفصؒ کے پاس لے جاؤ۔ وہی اس بچّے کو درس دیں گے اور مولانا کو تاکید فرمائی کہ پوری توجہ سے انھیں پڑھائیے، اِن سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔ جب وہ بزرگ چلے گئے تو مولانا نے اس شخص سے فرمایا۔ تمھیں معلوم ہے یہ کون بزرگ تھے؟ یہ حضرت خِضرؑ تھے۔ جو خُدا کی طرف سے اس خدمت پر مامور کیے گئے تھے۔ یہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو صحیح راستہ دکھلاتے ہیں۔

تعلیم مکمل ہونے تک بختیار کا کیؒ اپنے گاؤں میں ہی رہے۔ جب وہ سنِ بلوغ کو پہنچ گئے تو وہ تلاشِ حق کے

لیے گھر سے باہر نکلے۔ ان ہی ایّام میں قُطب صاحب کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اصفہان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے وہاں پہنچ کر ان کی خدمت میں حاضری دی اور بختیار کاکیؒ اُن کے مرید ہوگئے۔ وہ اپنے مرشد خواجہ معین الدین چشتیؒ کے ساتھ مکّہ معظّمہ پہنچے اور وہاں سے مدینہ منوّرہ حاضر ہوئے۔

اِسی سفر میں ان کی ملاقات ایک اور بزرگ سے ہوئی، اُنھوں نے بختیار کاکیؒ کو نصیحت کی، ''دنیا کی چیزوں کی خواہش نہ کرنا، مال و دولت جمع نہ کرنا، جو کچھ ملے، اُسے خدا کی راہ میں خرچ کر دینا اور اللہ کی عبادت کے سوا دوسرے فضول کاموں میں وقت نہ گنوانا۔'' مدینہ منوّرہ سے واپسی کے بعد وہ اپنے مرشد کے ساتھ بغداد میں رہ کر عبادت کے علاوہ عوام کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرنے لگے۔

بچپن ہی سے آپ نیک سیرت اور پاک دل انسان تھے۔ آپ کے دل میں اللہ کی سچّی محبّت تھی۔ آپ کثرت سے نماز اور دوسری عبادتوں میں بھی مشغول رہتے۔ زیادہ وقت اللہ کی یاد میں بسر کرتے، جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اللہ کی محبّت نے آپ کو دنیا اور دنیا کے مال ومتاع سے بالکل بے نیاز کر دیا تھا۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے، مختصر کھانا کھاتے، بس اس قدر جس سے جسم وجاں کا رشتہ باقی رہ سکے۔ اس سے زیادہ کھانا آپ پسند نہ فرماتے۔

بادشاہِ وقت اور شہر کے لوگ ہمیشہ آپ کی خدمت میں بڑے بڑے نذرانے پیش کرتے، مگر آپ ان سب کو غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ دہلی میں قیام کے دوران ہمیشہ خدا کی یاد میں محو رہتے اور کسی سے نذرانہ وغیرہ بھی قبول نہیں فرماتے تھے۔ اہل وعیال نہایت تنگی میں دن گزارتے تھے۔ جب کبھی گھر میں کچھ نہ ہوتا تو آپ کی اہلیہ، پڑوس میں رہنے والے بقّال کی بیوی سے قرض لے کر کام چلاتی تھیں۔ پیسہ آنے پر اس کا قرض ادا کر دیتی تھیں۔ روایت ہے کہ ایک روز بقّال کی بیوی نے طعنہ دیا کہ اگر میں تمھیں قرض نہ دوں تو تمھارے بال بچّوں کا پیٹ کیسے بھرے؟ اس کی اس بات سے حضرت کو سخت تکلیف پہنچی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ کسی سے قرض مت لینا۔ اگر ضرورت پیش آئے تو طاق میں سے ''کاک'' (روٹیاں) لے لیا کرو۔ اس کے بعد سے ضرورت پڑنے پر طاق سے گرم گرم روٹیاں لے لیا کرتیں۔ اسی سبب سے خواجہ قُطب الدین ''بختیار کاکیؒ'' کہلانے لگے۔

حضرت بختیار کاکیؒ کو جب اپنے مرشد خواجہ اجمیریؒ کے ہندوستان پہنچنے کی اِطلاع ملی تو وہ بھی ہندوستان کے لیے روانہ ہوگئے۔ کچھ دن مُلتان میں رہنے کے بعد پھر دہلی آ گئے۔ بادشاہ شمش الدین التمش ان کی بہت عزّت کرتا تھا۔ اُسے جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت بختیار کاکیؒ دہلی تشریف لا رہے ہیں تو وہ شہر سے باہر جا کر ان سے خود ملا اور بڑی عزّت و محبّت سے پیش آیا۔ بادشاہ بختیار کاکیؒ کے پاس ہفتے میں دو بار حاضری دیتا۔ عوام و خواص سب آپ سے عقیدت رکھتے۔ آپ کے دربار میں سب کو یکساں مقام حاصل تھا اور سبھی لوگ آپ کے گرویدہ تھے۔

دہلی پہنچنے کے بعد آپ نے اپنے مرشد خواجہ اجمیریؒ کو خط لکھا اور اجمیر آنے کی اجازت چاہی۔ لیکن مرشد نے انھیں دہلی ہی میں ٹھہرنے کا مشورہ دیا تاکہ وہ وہاں لوگوں کی خدمت کرسکیں۔

ایک دفعہ حضرت خواجہ اجمیریؒ کسی وجہ سے دہلی تشریف لائے تو انھوں نے بختیار کاکیؒ کو اپنے ہمراہ لے جانا چاہا۔ یہ خبر سنتے ہی پورے شہر کے لوگ اور بادشاہ بھی حضرت خواجہ اجمیریؒ کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ حضرت بختیار کاکیؒ کو اجمیر نہ لے جائیں۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ نے لوگوں کی جب یہ حالت دیکھی تو فرمایا ''باباقُطب! تم دہلی ہی میں رہو، تمھارے دہلی چھوڑنے سے یہ سب لوگ رنجیدہ ہو جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ تم ان کے دِلوں کو دُکھاؤ۔''

آپ کی وفات 1237 میں ہوئی۔ آپ کا مزار ''مہرولی'' دہلی میں ہے جہاں دن رات لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اور آپ کی بزرگی کا فیض جاری ہے۔

## معنی یاد کیجیے

| | | |
|---|---|---|
| کامل | : | پورا، بڑا |
| درویش | : | فقیر، خدا سے قریب شخص، خدارسیدہ، بزرگ |
| آیت | : | علامت، نشانی، قرآن شریف کا ایک مکمل جملہ |
| حفظ کرنا | : | زبانی یاد کرنا |

© NCERT not to be republished

| | | |
|---|---|---|
| مامور | : | مقرّر |
| مُرید | : | کسی بزرگ کی ہدایت پر چلنے والا، عہد کرنے والا، عقیدت مند |
| مُرشِد | : | پیر، ہدایت کرنے والا، نیک راہ بتانے والا |
| نذرانے | : | نذرانہ کی جمع، احترام کے ساتھ کسی کو دیا جانے والا تحفہ یا رقم |
| محو ہونا | : | گم ہونا، کچھ خبر نہ ہونا |
| اہلیہ | : | بیوی |
| بقّال | : | بنیا، پرچون فروش |
| طعنہ | : | طنز کرنا |
| کاک | : | روغنی روٹی |
| طاق | : | محراب، سامان رکھنے کے لیے دیوار میں بنی ہوئی وہ جگہ جس جگہ پر چراغ یا چھوٹا موٹا سامان رکھا جاتا ہے |
| عقیدت | : | یقین، گہرا دلی لگاؤ |
| سرشار | : | بے خود، مست |
| غَلبہ | : | چھا جانا |
| فیض | : | فائدہ، نفع |

## سوچیے اور بتائیے۔

1. حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا تعلق کس سلسلے سے تھا؟
2. خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی تربیت کس کی نگرانی میں ہوئی؟
3. قاضی حمیدالدین ناگوریؒ، خواجہ بختیار کاکیؒ کی کس بات پر حیران ہوئے؟
4. سفر کے دوران ایک بزرگ نے خواجہ بختیار کاکیؒ کو کیا نصیحت کی؟

© NCERT not to be republished

5. حضرت خضرؑ نے مولانا ابوحفصؒ کو کیا تاکید فرمائی؟
6. خواجہ قطب الدین بختیارؒ کو "کاکی" کیوں کہا جاتا ہے؟
7. حضرت بختیار کاکیؒ کس بادشاہ کے زمانے میں ہندوستان تشریف لائے؟
8. حضرت بختیار کاکیؒ، خواجہ معین الدینؒ کے ساتھ اجمیر کیوں نہیں گئے؟
9. بختیار کاکیؒ کا مزار دہلی میں کہاں واقع ہے؟

## واحد، جمع الگ الگ کرکے لکھیے۔

خاتون آیتیں مکتب بزرگ ہدایات
عبادتوں خواہش نذرانے شعر محفل

## اِن لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

درویش نگرانی حفظ مامور نصیحت خوشبو

## صحیح جملے پر صحیح (✓) اور غلط جملے پر غلط (×) کا نشان لگائیے۔

1. حضرت خواجہ قُطب الدین بختیار کاکیؒ چشتیہ خاندان کے کامل درویش تھے۔ ( )
2. اُن کی بزرگی کی شہرت صرف بغداد میں تھی۔ ( )
3. حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اصفہان تشریف نہیں لے گئے۔ ( )
4. بچپن ہی سے آپ نیک سیرت اور پاک دل انسان تھے۔ ( )
5. پورے شہر کے لوگ اور خود بادشاہ بھی حضرت خواجہ اجمیریؒ کے پاس آئے اور اُن سے گذارش کی کہ حضرت بختیار کاکیؒ کو اجمیر لے جائیں۔ ( )

© NCERT not to be republished

## عملی کام

- خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی زندگی سے متعلق کسی واقعے کو اپنی زبان میں لکھیے۔

## غور کرنے کی بات

- ہندوستان میں باہر سے کئی اللہ والے تشریف لائے۔ خواجہ بختیار کاکیؒ بھی انھیں میں سے ایک ہیں۔ ان بزرگوں نے ملک میں بڑے بڑے کام کیے۔ خاص طور پر غریبوں اور محتاجوں کی خدمت کے لیے خانقاہیں بنائیں۔ اور خدا کے بندوں کو پیار محبت کا سبق پڑھایا۔ ان کی خانقاہیں ہر مذہب وملّت کے لوگوں کے لیے ہر وقت کھلی رہتی تھیں۔ عام انسانوں میں محبّت اور اتحاد پیدا کرنا ان کا اصل کام تھا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ کے ذریعے بہت سے ایسے حیرت انگیز واقعات ظاہر ہوئے جو انسان کی عقل میں نہیں آتے۔ ایسے واقعات کو جو انسان کی عقل میں نہ آتے ہوں ''کرامت'' کہتے ہیں۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں طاق سے ملنے والی روٹیوں کا قصّہ بھی خواجہ صاحب کی ایک کرامت ہے۔

© NCERT not to be republished

© NCERT not to be republished